احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۴ | اتوار ۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۳۱-اخاء ۱۳۷۲ھش ۳۱-اکتوبر ۱۹۹۳ء

## خوش نصیب لوگ

اپنے پہلوں کو آپ یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں جن کے بعد بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی طرح پر ایک نادان کہتا ہے کہ ( - ) (کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے) اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذاللہ خدا بھوکا ہے۔ احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟ یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ افلاس اپنی طرف سے لگا لیتا ہے۔ یہاں قرض سے مراد ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمالِ صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔ یہ خدا کی شان کے لائق ہے جو سلسلہ عبودیّت کا ربوبیّت کے ساتھ ہے۔ اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی' دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر و 'صاحب ایمان' کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔ پھر وہ کسی کی نیکیوں کو کب ضائع کرے گا؟ اس کی شان تو یہ ہے کہ ( - ) جو ذرہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے اور جو ذرہ بدی کرے گا۔ اس کی پاداش بھی ملے گی۔ یہ ہے قرض کا اصل مفہوم جو اس آیت سے پایا جاتا ہے' چونکہ اصل مفہوم قرض کا اس سے پایا جاتا تھا۔ اس لئے یہی کہہ دیا 'کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے' اور اس کی تفسیر اس آیت میں موجود ہے 'جو ذرہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے'

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۷-۱۴۸)

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب آف کھاریاں کا راولپنڈی میں آپریشن ہوا ہے اور کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

○ مکرم چوہدری لیئق احمد صاحب ایڈووکیٹ آف آسٹریلیا کا بائی پاس اور گردے کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم رحمت اللہ صاحب دارالنصر غربی (الف) اپنڈکس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں فوری طور پر اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم سیف علی صاحب ربوہ سخت علیل ہیں اور حالت تشویش ناک ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

## مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

## خدا تعالیٰ مخفی در مخفی ارادوں اور نیتوں کو جانتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا تعالیٰ اس فطرت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے ارشاد فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں (اور تمہیں میں نے تمام جہانوں پر فضیلت دی) بنی اسرائیل کو کہتا اور ( - ) کو سناتا ہے کہ میں نے تم کو تمام دنیا پر ایک قسم کی بزرگی عطا فرمائی ہے خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا آسمانی اور پاک علوم سے دلچسپی رکھنے والا جیسی زندگی بسر کر سکتا ہے اس سے بہتر اور افضل وہم میں بھی نہیں آسکتی۔ منافق کا نفاق جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کو کیسی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے جھوٹ بولنے والے کے جھوٹ کے ظاہر ہونے پر وعدہ خلافی کرنے والے کے خلاف وعدہ پر ان کو کیسا دکھ ہوتا ہے۔ مگر محمد رسول ﷺ کے ماننے والے مذہبی حیثیت سے اپنے پاک اور ثابت شدہ بین اور روشن عقائد اور اصول مذہب کے لحاظ سے کل دنیا پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی صرف دعوے سے افضل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ مخفی در مخفی ارادوں اور نیتوں کو جانتا ہے اس کے حضور نفاق کام نہیں آسکتا۔ بلکہ (قلب سلیم) کام آتا ہے۔ سلامتی ہو۔ انکار نہ ہو خدا سے سچی محبت ہو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی ہو۔ امر بالمعروف کرنے والا اور (منکرات سے منع کرنے والا)

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| | | |
|---|---|---|
| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>ایک روپیہ پچاس پیسے |

۳۱ / اخاء ۷۲ ۱۳ھش ۳۱ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

# مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے' فرماتے ہیں-(۱) تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ تم پنجوقتہ "عبادت" اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا' چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔

(۲) یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(۳) انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار' بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔

(۴) اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس کی نظر میں متقی ٹھہریں۔ اس کی رضا اور منشاء کے مطابق زندگی گزاریں اور زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کریں۔

---

کہیں خالی بریکٹ ہے کہیں ڈیشوں کی ایزادی
کہیں لکھتے ہوئے یہ ہاتھ بے ہنگام رکتا ہے
مگر یہ بھی حقیقت ہے' اسے پہچان لے دنیا
نہ میں خود ٹوٹ سکتا ہوں نہ میرا سر ہی جھکتا ہے

ابوالاقبال

---

بے طرح آرہی ہے منیرہ صدائے دل
کچھ بھی نہیں بدن میں رہا اب سوائے دل
اہلِ خرد نہ پا سکے میرے جنوں کا راز
پہچانتا ہے دل کو جو ہو آشنائے دل

کتنی بے تاب دعاؤں نے تجھے یاد کیا
کتنی مجبور نواؤں نے تجھے یاد کیا
پیکرِ گل میں نظر آئی' جہاں تیری جھلک
وہیں رک رک کے ہواؤں نے تجھے یاد کیا

سینے میں ترے لاکھ اٹھیں درد کے شعلے
پر شرط ہے آنکھوں میں دھواں آنے نہ پائے
بنیاد محبت کی تیرے دل کا یقیں ہے
اس آئینے میں عکس گماں آنے نہ پائے

نغمہ سینے سے اٹھا' لب پہ دھواں ہو کے اڑا
لاکھ کوشش پہ بھی ایک شعر نہ کہہ پاؤں میں
زندگی اتنی تو پابند نہ دیکھی تھی کبھی
دل کی دھڑکن بھی جو بولے ہے تو ڈر جاؤں میں

فریب راہ میں الجھ کر ہوا ہے درماندہ
چراغ شوق جلا منزلیں بلاتی ہیں
قدم بڑھا کے نکل جا حصار غفلت سے
بغور سن کہ فلک سے صدائیں آتی ہیں

سیدہ منیرہ ظہور

---

سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ امتیازی تعلق قائم ہونا چاہئے کہ ہر ضرورت کے وقت اور ہر خوف سے بچنے کی خاطر سب سے پہلے دھیان خدا تعالیٰ کا ذہن میں آئے اور بعد میں اسباب کی طرف متوجہ ہو۔ اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہونے کے متعلق یہ نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے روحانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دعا اصل ہے مگر جو ذرائع اس نے بنائے ہیں جو اسباب کی دنیا اس نے تخلیق فرمائی ہے اس دنیا سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ہماری تاریخ

مکرم عبدالحمید صاحب عاجز نے ۱۹۴۸ء میں درویشان قادیان کے لیل و نہار کے متعلق تحریر فرمایا:

دارالامان میں ٹھہرنے والے درویشوں کی کل تعداد ۳۱۳ ہے جو قادیان کے مقامی احباب بیرونی خدام اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ پر مشتمل ہے۔ مقامی امیر مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ مولوی فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ہیں خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بارایٹ لاء اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب یہاں مقیم ہیں۔ جملہ درویشان پرانے قادیان کے ایک محدود حلقہ میں آباد ہیں جو بہت مبارک "دار" بیت اقصیٰ اور علاقہ بہشتی مقبرہ پر مشتمل ہے۔ ان مقدس مقامات میں ٹھہرنے کا مقصد ان کو آباد رکھنا اور ان میں دعا اور عبادت سے روحانی فیض حاصل کرنا ہے۔

اختر صبح کی نمود سے کچھ وقت پہلے قریباً ساڑھے تین بجے پونے چار بجے شب ایک بزرگ درویش (میاں مولا بخش صاحب باورچی لنگر خانہ) کی رقت بھری آواز اس محدود حلقہ میں سنائی دیتی ہے۔ پرسوز اور پر درد لہجہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت الثانی کے اشعار کانوں سے اتر کر دل و دماغ کی خوابیدہ حسوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس پیغام بیداری سے درویش اٹھتے ہیں اگرچہ متعدد درویش کافی عرصہ پہلے سے ہی عبادت و دعا میں مشغول ہوتے ہیں اور اپنے اپنے حلقہ کی بیت میں باجماعت فجر سے پہلے کی عبادت ادا کرتے ہیں بیت مبارک میں مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل، بیت اقصیٰ میں جناب مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل اور بیت محلہ ناصر آباد میں خواجہ محمد اسماعیل صاحب امامت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

تقریباً پونے چھ بجے میاں سراج الدین صاحب بیت اقصیٰ کے پرانے خادم مینارہ سے عبادت کے لئے بلانے کے لئے "اللہ سب سے بڑا ہے" کی آواز بلند کرتے ہیں وہ قادیان کے سکوت کو توڑتی ہوئی فضاؤں میں ایک خاص دل کشی پیدا کرتی ہے اسی وقت بیت مبارک اور بیت ناصر آباد سے بھی عبادت کے لئے بلاوا سنائی دیتا ہے ۶ بجے فجر کے بعد تینوں بیوت میں سلسلہ کی کتب کا درس دیا جاتا ہے جو احباب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ عبادت اور درس سے فارغ ہو کر درویش انفرادی طور پر تلاوت کرتے اور بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ ہر جمعہ کے روز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ میں اجتماعی طور پر دعا کی جاتی ہے۔ صبح آٹھ بجے احباب لنگر خانہ سے کھانا حاصل کرتے ہیں۔ یہ کھانا نہایت سادہ دال روٹی پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہفتہ میں ایک دو دفعہ گوشت اور سبزی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

کھانے سے فارغ ہو کر ساڑھے آٹھ بجے صبح روزانہ وقار عمل کا پروگرام شروع ہوتا ہے۔ یہ پروگرام محض رسمی یا تفریحی کام نہیں ہے بلکہ ایک تعمیری اور تاریخی پروگرام ہے جس میں تمام درویشوں کی حاضری ضروری ہوتی ہے۔ درویشوں کی لگاتار کوششوں اور مسلسل محنتوں سے ایسے کام سرانجام دئے جا رہے ہیں جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک لمبے عرصے تک تاریخی یادگار رہیں گے اور آنے والی نسلیں ان کے کاموں کو رشک کی نگاہوں سے دیکھیں گی اور ان کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں گی بہشتی مقبرہ کے ارد گرد تقریباً "۵ فٹ چوڑی دیوار بنائی جا رہی ہے اس کا نصف سے زائد حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ بہشتی مقبرہ میں چار پختہ کوارٹرز (دو منزلہ) تیار کئے گئے جن میں دھوپ بارش اور رات کے وقت درویش آرام کر سکتے ہیں۔

ان کوارٹروں کی تعمیر اگر عام حالات میں کی جاتی تو زمین کی قیمت کے علاوہ اس کام پر سات آٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوتا اور شائد کافی عرصہ اس رقم کی بجٹ میں منظوری حاصل کرنے کے لئے گزر جاتا۔ مگر آفرین ہے ان درویشوں پر جنہوں نے تمام کام اپنے ہاتھ سے سرانجام دے کر بغیر کوئی رقم خرچ کئے اس شاندار خدمت کو بجا لانے کی سعادت حاصل کی۔

بہشتی مقبرہ بیوت اور گلی کوچوں کی صفائی کا کام اور لنگر خانہ کے لئے لکڑی وغیرہ کا انتظام بھی وقار عمل کا ایک حصہ ہے علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ کے ارد گرد باغ سے ملحقہ زمین میں ہل چلا کر سبزیاں وغیرہ کاشت کرنے کا کام بھی وقار عمل میں شامل ہے۔ وقار عمل کا کام خوش اسلوبی اور احسن طریق سے سرانجام دینے کے لئے ہم اپنے بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب اور ان کے رفقاء کے خاص طور پر ممنون ہیں۔

ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو وقار عمل سے فراغت ہوتی اور آدھ گھنٹہ آرام کے بعد عبادت کرنے کے بعد کلام الٰہی کا درس دیا جاتا ہے۔ اور بعض ناخواندہ درویشوں کو (عبادت) کا ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح باقی عبادات اپنے اپنے وقتوں پر باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اور فارغ اوقات سلسلہ کی کتب کے مطالعہ اور دعاؤں میں صرف کئے جاتے ہیں۔ ہفتہ میں دو دن (سوموار اور جمعرات) تمام درویش روزہ رکھتے ہیں اور وقت کا بیشتر حصہ نوافل اور دعاؤں میں گزارتے ہیں۔ بعض ایسے درویش بھی ہیں جو کئی روز تک متواتر روزے رکھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں اور توجہ کے اثر سے تمام درویشوں میں عبادت اور دعاؤں کے لئے ایک خاص شغف پیدا ہو چکا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ عبادت اور ذکر الٰہی کا رنگ محض وقتی اور ہنگامی جوش پر مبنی نہیں بلکہ اپنے اندر عمل کی استواری اور قوت ارادی کی پختگی کے اجزاء لئے ہوئے ہے۔ جملہ درویش حضور کی نصیحتوں کے مطابق زندگی کا نمونہ دکھانے میں کوشاں ہیں۔ اور ظلم برداشت کر کے ظلم کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مختصر عرصہ میں اکٹھا رہنے کی وجہ سے درویشوں میں جذبہ اخوت و مؤدت بہت بڑھ گیا ہے۔ باہمی ربط اور دوستانہ تعلقات کا اثر اس قدر وسیع ہے کہ اگر ایک دوست کا باہر سے خط موصول ہوتا ہے تو دوسرے درویش بھائی اس دوست کے عزیز و اقارب کی خیر و عافیت کے متعلق بڑے شوق سے استفسار کرتے ہیں۔ جو احباب قادیان میں دعا کے لئے تحریر فرماتے ہیں ان کے متعلق بیوت میں اعلان کیا جاتا ہے اسی طرح بعض درویشوں کے عزیز و اقارب کی وفات پر یہاں جنازہ غائب ادا کی جاتی ہے۔ گزشتہ ایام میں درویشوں کے باہمی تعاون سے حقہ نوشی کے خلاف مہم جاری کی گئی تھی جو بہت حد تک کامیاب رہی اور کئی درویش جو عرصہ سے حقہ نوشی کی مرض میں مبتلا تھے اس مرض سے نجات پا گئے۔ اسی طرح ہمارے مکرم دوست ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ نے وصیت کی تحریک کو جاری کیا جس کے نتیجے میں کئی ایک درویشوں نے وصیتیں کرائیں۔ تحریک جدید کے وعدوں میں درویشوں نے جس اخلاص اور قربانی کا ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ قادیان میں کوئی ایسا درویش نہیں رہا جس نے تحریک جدید کے چودھویں سال میں حصہ نہ لیا ہو۔ اس امر پر حضور نے بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔

چند ایک علم دوست درویشوں نے سلسلہ کی کتب کے وسیع مطالعہ اور تقریر و تحریر میں مشق پیدا کرنے کے لئے ایک ادبی مجلس بنام "مجلس درویشاں" قائم کی ہے جس کا اجلاس ہفتہ میں دو دفعہ منعقد ہوتا ہے۔ اور پروگرام کے مطابق ممبران مذہبی مضامین پر تقریروں کی مشق کرتے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ دارالامان کے درویش ایک محدود حلقے میں مقید ہیں۔ بازاروں میں آمد و رفت بھی خالی از خطرہ نہیں چونکہ ہر وقت حالات مخدوش ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے جن کے متعلق لوکل افسران بھی وقتاً فوقتاً ہمیں آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اشد مجبوری کے وقت نظارت امور عامہ کی تحریری اجازت سے تین چار درویش اکٹھے بازار جاتے ہیں اور اپنی ضرورت پوری کر کے جلد واپس آ جاتے ہیں خدام میں سے بعض ایسے درویش بھی ہیں جن کی رخصتیں ختم ہو چکی ہیں بعض ایسے بھی ہیں جن کے کاروبار تباہ ہو رہے ہیں اور بعض کے خانگی حالات ان کے قریبی رشتہ داروں کی وفات اور دیگر کئی وجوہات کی بنا پر اگرچہ ظاہری طور پر تسلی بخش نہیں ہیں مگر یہاں ان کو ایک قسم کا اطمینان قلب حاصل ہے جو اور کہیں میسر نہیں ہو سکتا۔ اور وہ خندہ پیشانی سے ہر مشکل اور تکلیف پر صبر و استقلال کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعض مقامی درویشوں کے اہل و عیال اور عزیز رشتہ داروں کی طرف سے بھی کئی افسوس ناک اور پریشان کن خبریں موصول ہوئی ہیں مگر مبارک اور خوش بخت ہیں وہ درویش جو اپنی زندگی کے اصل مقصد پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور دنیوی آرام و آسائش کو نظر انداز کرتے ہوئے دیار محبوب میں آزمائش و امتحان کی پرکیف گھڑیاں گزار رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ذہنی پریشانیوں کی جگہ تسکین و اطمینان اور حرص و آرزو کے بدلے صبر و قناعت کی لاانتہا دولت حاصل ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کو اس ابتلاء کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعامات کے لئے چنا اور انہیں درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق بخشی۔ جملہ درویشوں کے قلوب اس یقین سے پر ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق موجودہ ابتلاء کا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ــــــــ نصیر احمد شریف

# حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب

ہمارے اباجان حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنی ساری زندگی بسر کی۔ان کی منتخب کردہ راہ وہی تھی جسے صراط مستقیم کہا جاتا ہے۔

میرے عظیم باپ اللہ تعالیٰ کے دوست تھے۔ان کی ہر سانس دین خدا کے لئے وقف تھی۔وہ شفیق بھی تھے اور خلیق بھی۔ان کے جسم کے روئیں روئیں سے دین حق کی روشنی عیاں تھی۔وہ ایک مینارہ نور تھے۔عاشق احمدیت تھے۔ان کا اٹھنا بیٹھنا۔بول چال سب خدا کے لئے تھی وہ دعاگو۔مستجاب الدعوات۔اور مقام نعیم پر فائز وجود تھے۔وہ ایک پیارا اور قیمتی وجود تھے جن کی نیکی شرافت اور تقویٰ کی گواہی اپنے تو اپنے غیر بھی دیتے تھے' اور جو اپنے خیر خواہ تو خیر خواہ ہی تھے' اپنے بدخواہوں کی بھی بھلائی چاہتے تھے وہ راتوں کو اٹھ کر غیروں اور اپنوں کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ان کے کردار پر دشمن بھی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔وہ اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

ان کی کس کس صفت کا بیان کروں۔اتنی سیاہی' اور زندگی کے اتنے لمحے کہاں سے لاؤں۔اتنے کاغذ کہاں سے بہم کروں اور ان سب سے بڑھ کر یہ اتنی ہمت کہاں سے لاؤں۔

والد ماجد کی زندگی اور ان کا کردار ایک کھلی کتاب کی طرح میرے سامنے ہے ان کی زندگی کا ہر لمحہ دین حق اور احمدیت کی اشاعت میں گزرا۔بچوں کو بھی اسی کی تاکید کرتے رہے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرماتے رہے دنیا میں بظاہر موجود رہے مگر دنیا سے کبھی دل نہ لگایا ہر کسی کی بھلائی سوچتے ہمیشہ برے کاموں سے روکتے۔نیکی کی تلقین فرماتے۔اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں نہ صرف پہل فرماتے بلکہ دوسروں کو اور خصوصاً اپنے بچوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی نصیحت فرماتے اور جو چندوں کی ادائیگی میں سستی کرتا اسے فرماتے 'یاد رکھو! جس کا پندرہ آنے میں گزارا نہیں ہو سکتا اس کا سولہ آنوں میں بھی نہیں ہوگا ان کی زندگی "قربان تست جانِ من اے یار محسنم" کی عملی تصویر تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب واقف زندگی۔ انچارج خلافت لائبریری رقم فرماتے ہیں۔

مورخہ ۲۹۔جولائی ۱۹۹۳ء شام میرے بڑے بھائی حضرت چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مربی فلسطین و بلاد عربیہ و گیمبیا وغیرہ حال استاذ الجامعہ ربوہ۔قضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو کر ہم سب کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔

آپ کی وفات پر کثیر تعداد میں اہل ربوہ نے تشریف لاکر دلی تعزیت کا اظہار فرمایا نیز نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک امریکہ' برطانیہ' جرمنی' سیرالیون' حیفا' قادیان' گیمبیا' ابوظہبی' انڈونیشیا سے بھی بہت سے احباب اور اقرباء نے بذریعہ خطوط تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے ساتھ اس صدمہ میں شرکت کی۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کی طرف سے ان سب اعزہ و اقارب اور احباب کرام کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی نیک دعاؤں کو شرف قبولیت اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرت بھائی صاحب سلسلہ احمدیہ کے جید عالم تھے۔نہایت ہی بے نفس انسان' متقی' پرہیزگار اور مستجاب الدعوات تھے۔سلسلہ عالیہ کی تاریخ انہیں ازبر تھی الغرض بے حد خوبیوں کے مالک تھے۔ساری عمر ہی نہایت اخلاص کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مفوضہ خدمات بجالاتے رہے اور ہر حالت عسرو یسر میں عہد وقف پورا کرنے میں سرمو فرق نہ آنے دیا۔خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے افراد سے بے حد دلی محبت تھی اور ان کا بہت ہی احترام کرتے تھے۔

ان کی وفات نہ صرف میرے لئے اور ہمارے خاندان کے لئے عظیم صدمہ کا موجب ہے بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھی ایک مخلص اور فدائی خادم کا خلا واقع ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا فرمائے۔وہ تو اپنے مقصد حیات کو پا گئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا بھی انجام بخیر کرے اور نیکی اور تقویٰ میں ان کی روایات کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

باقی ص ۷ پر

پروفیسر محمد نصر اللہ راجا ــــــــ

# ماہر اقتصادیات

پروفیسر محمد نصر راجا "ماہر اقتصادیات" کے عنوان سے کہتے ہیں جناب ایم۔ایم۔احمد نے متحدہ ہندوستان میں آئی۔سی۔ایس۔ کے تحت اپنی ملازمت کا آغاز سول سروس کے ایک افسر کی حیثیت سے کیا۔قیام پاکستان کے وقت آپ ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز تھے ایوب خان کی صدارت کے ابتدائی سالوں میں ایم۔ایم۔احمد مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری تھے۔چونکہ صدر ایوب ترقی وطن کے لئے جوہر قابل کی تلاش میں رہتے تھے۔اور ان کی اس جستجو تک تنگ نظری اور مذہبی تعصب کی رسائی نہ تھی اس لئے ایم۔ایم۔احمد۔کی خدمات مرکزی حکومت کو سونپ دی گئیں وہ وزارت خزانہ کے سیکرٹری مقرر ہوئے آپ معاشیات و مالیات کے امور میں اتنے کامیاب ثابت ہوئے کہ صدر ایوب خان نے انہیں منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین مقرر کر دیا (چیئرمین خود صدر ہوا کرتے تھے۔) یحییٰ خان کے دور میں انہیں صدر پاکستان کا اقتصادی مشیر مقرر کیا گیا۔یہ عہدہ مرکزی وزیر کے برابر تھا۔اور یوں جناب ایم۔ایم احمد کی ذمہ داریاں اور مصروفیت کو پر لگ گئے۔

۱۹۷۱ء میں جب مشرقی پاکستان کے حالات بہت خراب ہونے لگے تو ملکی معیشت کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔لیکن ایم۔ایم۔احمد نے اپنے تجربہ' لیاقت اور فراست کو کام میں لاتے ہوئے پانچ سالہ منصوبہ پر عمل درآمد جاری رکھا۔اس بحران کے دوران وہ وحشت ناک وقت بھی آیا جب مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ظالم دشمنان وطن نے ہندو غداروں اور ہندوستانی ایجنٹوں اور جاسوسوں کے ساتھ مل کر پاکستانی معیشت کو پوری طرح تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لکھوکھا روپے کے بڑے کرنسی نوٹ لوٹ لئے۔مقصد یہ تھا کہ یہ ان گنت روپیہ بیرون ملک (افغانستان) منتقل کرکے دوبارہ پاکستان میں داخل کیا جائے اور اونے پونے اشیائے صرف کو خرید کر ملکی معیشت کو تباہ اور نظام زندگی کو مفلوج کر دیا جائے۔صدر کے اقتصادی مشیر اور ماہر مالیات جناب ایم۔ایم احمد نے سٹیٹ بنک کے گورنر اور دوسرے زعماء کے ساتھ مل کر دشمنان وطن کے اس فتنے کو ناکام و نامراد بنانے کی منصوبہ بندی کی۔اور حکومت پاکستان کے فیصلے کے مطابق جون ۱۹۷۱ء کو پانچ سو روپے اور ایک سو روپے والے کرنسی نوٹوں کو منسوخ کر دیا گیا ملک کی معیشت اور روزمرہ زندگی کے نظام کے لئے یہ ایک انتہائی ضروری اور بروقت دانش مندانہ اقدام تھا۔قومی اخبارات نے اس فیصلے کی بہت تعریف کی اور ۹/جون کے اخبارات اس شہ سرخی کے ساتھ منظر عام پر آئے "۵۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے والے کرنسی نوٹوں کی قانونی حیثیت ختم کر دی گئی" روزنامہ پاکستان ٹائمز (لاہور) نے اپنی ۹/جون کی اشاعت میں کرنسی کی تنسیخ کے زیر عنوان اداریہ میں لکھا:۔

"گزشتہ ماہ صدر مملکت کے اس انکشاف کے بعد کہ تقریباً ۶۰ کروڑ روپے یا اس سے بھی زائد مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لوٹ لئے گئے ہیں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ بڑے کرنسی کے نوٹوں کو منسوخ کر دیا جائے کہ یہ اقدام معیشت کی خاطر لازم تھا۔اس بات کو با آسانی سمجھا جا سکتا تھا"

روزنامہ نوائے وقت ۱۴/جون ۱۹۷۱ء کے صفحہ اول کی سرخی یوں تھی "بڑے کرنسی نوٹوں کی منسوخی نے سمگلنگ ختم کرنے کا بہترین موقعہ پیدا کر دیا" افغانستان کے سکھ اور ہندو سمگلروں کا کاروبار تباہ ہو گیا۔

نوائے وقت مورخہ ۲۵/جون ۱۹۷۱ء کے صفحہ ایک پر یہ رپورٹ شائع ہوئی۔"لاہور ۲۴ جون چیف رپورٹر۔پاکستان کرنسی کے بڑے نوٹوں کی منسوخی سے حکومت بھارت کو کم از کم ۵۰ کروڑ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔بھارتی حکومت نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے پاکستانی سکے کے ایک سو اور پانچ سو کے مشرقی پاکستان سے لوٹے ہوئے نوٹ اپنے مداخلت کاروں سے خریدے تھے۔لیکن بھارت کی یہ سازش خود اس کے لئے زبردست مالی نقصان کا باعث بن گئی اور پاکستانی بڑے نوٹوں کی منسوخی سے سب سے زیادہ پاکستان دشمن اندرا حکومت کو اٹھانا پڑا۔" اور اب نوائے وقت کا ۱۸/جون ۱۹۷۱ء کا اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

منسوخ نوٹ اور کالا روپیہ

۵۰۰ اور ۱۰۰ روپے کی مالیت کے نوٹوں کی تنسیخ کا بنیادی مقصد ملک و قوم کو مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لوٹی ہوئی اس کرنسی کے ملکی اثرات سے محفوظ کرنا تھا۔جو نام نہاد بنگلہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

# مغربی دانشوروں کی روحانیت کی طرف واپسی

یونان کا شہر اولمپیا اپنی عالمی کھیلوں کے مقابلوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے جو اولمپک کھیلوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اولمپیا کا شہر جو قدیم مندروں اور زیتون کے باغات کی سرزمین ہے اس شہر میں یکم مارچ ۱۹۹۳ء کو سائنس اور شعور کے عنوان سے ایک مذاکرہ منعقد ہوا۔ جس میں یورپین اور ایشیائی ممالک کے ماہرین طبعیات۔ ماہرین نفسیات۔ فلسفی اور ڈاکٹر بڑی تعداد میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ نوبل انعام یافتہ ماہرین۔ پروفیسرز اور دانشوروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ان سب مندوبین نے متفقہ طور پر اعلان اولمپیا پر اپنے دستخط کئے۔ اس اعلامئے میں سائنسی شعور کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار کو بحال کرنے پر زور دیا گیا۔

اگر نسل انسانی کو قدرتی ماحول اور معاشرے کو ایک خوفناک تباہی سے بچانا ہے تو سائنسی شعور کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار کو بھی فروغ دینا ہو گا۔ یہ کرہ ارض ایسے سماجی اور معاشی مسائل کا شکار ہے جس میں چند عشروں میں انسانیت نیست و نابود ہو سکتی ہے۔ اس بحران کے پس منظر میں اصل مسئلہ انسانی شعور کے اہم پہلوؤں پر کم آگاہی اور روحانی اقدار سے انکار ہے"

یہ تھا اعلان اولمپیا کا لب لباب۔ اس میں شعور کے عالمی مطالعے کی درخواست کی گئی ہے۔ یعنی سائنسی علم کے طور پر اس کا مطالعہ کیا جائے کہ ہماری زندگی میں شعور کی وسیع تر اہمیت کا احساس پیدا ہو سکے یہ موضوع جتنا فکری اور دنیوی نقطہ نظر سے اہم ہے اتنا ہی مذہبی طور پر اہمیت کا حامل ہے نیویارک کی ماہر نفسیات ڈاکٹر ریچہ وائٹ کہتی ہیں کہ اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ آگاہی کا ایک ابتدائی احساس پیدا ہو جائے بلکہ ان کا خیال ہے کہ شعور کی مختلف سطحیں ہیں مگر ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ شعور کی سب سے بلند سطح کیا ہے۔ چونکہ ہم بہت نچلی سطحوں پر ہیں اور ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ جاننا اور سمجھنا باقی ہے اور باشعور ہونا کسے کہتے ہیں اور اگر سچ پوچھیئے تو ہم بڑی حد تک لاشعوری کی کیفیت سے دوچار ہیں۔

اگر ماہر نفسیات ڈاکٹر ریچہ وائٹ کا خیال درست ہے تو پھر تحقیق دانوں بلکہ ہم سب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم شعور کی گہرائی اور گیرائی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں یعنی یہ معلوم کریں کہ آیا اس کے مطالعہ کے لئے سائنس کا سہارا لیا جائے یا پھر تصوف کا۔

شیفیلڈ کی ہیلن یونیورسٹی کے سائنسدان اور فلسفی میکس ہیں کہتے ہیں کہ "لوگ اسے کسی فیصلہ کن طریقے پر نہیں سوچتے یا آپ خارجی موضوع فکر رکھنے والے سائنسدان ہیں یا باطنی احساسات کے حامل صوفی منش۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ انسان دونوں صلاحیتوں کا حامل ہو اور مشاہدہ ذات یا مشاہدہ نفس دونوں طریقوں سے کیا جائے۔ ایک سائنسی تحقیق و تجربہ کے تناظر میں اور دوسرے عظیم بزرگوں اور صوفیوں کی بصیرت اور نموذات کی روشنی میں۔ سائنسی طور طریقے بخوبی آزمالئے گئے لیکن یہ کس طرح ممکن ہو گا کہ کوئی شخص بصیرت عرفان اور آگاہی کو سائیٹفک طریقے پر حاصل کر سکے"

ڈاکٹر ریچہ وائٹ کا خیال ہے یہ تحقیق دماغ کی ساخت اور عمل کی بات نہیں کر رہی بلکہ باطنی احساسات کی بات ہو رہی ہے جس کی مثال صوفیا کرام کے تجربات ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں نئے طور طریقے اپنانے ہوں گے"

یہ تو تھی اعلان اولمپیا کی بات۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے ماحول میں اس بارے میں کیا کہا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ جس نے خدا کو پہچان لیا اس کی زبان بند ہو گئی یعنی اس کو اپنی ذات کا لاشے ہونے کا ادراک ہو گیا۔ انسانی نفس کی معرفت کو اس وجہ سے خدائی معرفت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ انسانی وجود کے دو حصے ہیں ایک جسم اور دوسرے روح۔ جسم کیا ہے۔ چند اعضاء کا مجموعہ اور روح کیا ہے مرکب القویٰ والحواس قسم کی ایک لطیف چیز۔

اگر کسی انسان سے پوچھا جائے کہ تم نے جسم اور اس کے اعضاء اور روح کہاں سے حاصل کئے ہیں۔ کیا کسی سے خریدے ہیں یا خود بنائے ہیں تو وہ ان دونوں صورتوں میں انکار کر دے گا۔ اور اس کا شعور یہ کہنے پر مجبور ہے کہ میرا جسم اور میری روح کسی دوسری ہستی کا عطیہ ہیں اس میں میری کوششوں کا دخل نہیں۔ معرفت کے لحاظ سے ثابت ہوا۔ کہ اس کا وجود خدا کا فیضان اور عطیہ ہے۔

پس اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ خود شناسی خدا شناسی کا ذریعہ ہے جب انسان اپنے وجود کی معرفت کے نتیجہ میں اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کا فیضان اور عطیہ سمجھتا ہے اور اپنی ذات کو لاشے تو اس کی زبان خود پسندی اور خودستائی کا اظہار سے رک جاتی ہے یہی انانیت تکبر۔ ذاتی بڑائی پر مبنی مسائل آج کے سماجی معاشرتی مسائل ہیں۔

پس مغربی ماہرین اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس کرہ ارض پر جو سماجی اور معاشرتی مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان مسائل کو انسان کی اپنی ذات کے شعور سے آگاہی حل کر سکتی ہے۔ جب انسان اپنے نفس سے آگاہ ہو جائے گا تو وہ اپنے رب کو بھی پہچاننے لگے گا۔ ابھی مغربی ماہرین نفسیات دانشور۔ فلسفی ذات کے شعور کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور پہلی سیڑھی پر قدم رکھنے کی سوچ رہے ہیں جب وہ پہلی پر سیڑھی قدم رکھ لیں گے تو ان کے بڑھتے ہوئے قدم خود بخود دوسری سیڑھی کی جانب اٹھنے لگیں گے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچاننے لگیں گے۔ جوں جوں انسانی شعور ترقی کرتا جائے گا انسان کو سمجھ آتی جائے گی کہ اس کا ایک حی وقیوم قادر خدا موجود ہے۔

پروفیسر میاں محمد افضل

# الفضل کے بارے میں

آپ سے مخاطب ہونے کی کچھ عادت سی ہو گئی ہے۔ وقفہ زیادہ ہو جائے تو مضمون نہ سہی خط ہی سہی۔ کسی بہانے تو آپ سے بات ہوتی رہنی چاہئے آج دو تین باتیں کرنے کو جی چاہ رہا ہے۔

ا۔ مکرم و محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے بجا فرمایا کہ احمدی ڈاکٹروں میں سے ایف۔ آر۔ سی۔ پی تین سے یقیناً زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سرعت سے وسعت پذیر ہے اس لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی تعداد اب انگلیوں پہ نہیں گنی جا سکتی مثلاً ایف۔ آر۔ سی۔ پی بھی شاید درجن بھر یا درجنوں نکل آئیں۔ ایک تو میرا لڑکا عزیزم ڈاکٹر اطہر ندیم بھی ہے جس نے نہ صرف کینیڈا سے ایف۔ آر۔ سی۔ پی کا اعزاز پایا بلکہ اسے امریکن بورڈ آف پیڈریاٹکس نے بھی اپنا ممبر بنانے کا اعزاز بخشا۔ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) اور بھی کئی ایسے اعزاز یافتہ ڈاکٹر ہونگے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ کی دعائیں ہیں کہ اس فرقے کے لوگ علم و معرفت میں اس قدر کمال حاصل کر رہے ہیں کہ دوسروں سے کہیں زیادہ سربلند ہیں اور وہ اکا دکا نہیں بلکہ ان کا شمار مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے۔

۲۔ ہماری ایک محترمہ بہن احمدی بیگم صاحبہ نے ایک تجویز پیش کی کہ اگر آپ اخبار کا حجم بڑھا دیں تو مکرم و محترم میجر منظور احمد صاحب اور پروفیسر افضل جیسے لکھنے والوں کی تحریرات شائع نہ ہونے یا دیر سے شائع ہونے کا شکوہ نہیں رہے گا مجھے تو آپ نے ایک ایسا گر بتلا دیا کہ مضمون کی اشاعت میں اگر تاخیر ہو جائے تو منتظر تو ضرور رہتا ہوں مگر اب جھنجھلاہٹ نہیں ہوتی۔ حرف شکایت زبان پر نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر مضمون چھپ نہ سکے تو دعا کر دیا کریں۔ بہت ہی نیک مشورہ اور کارگر نسخہ ثابت ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور آپ کا اخبار نئی آب و تاب سے چمکے۔ بہرحال محترمہ احمدی بیگم صاحبہ کا مشورہ صائب ہے اور غور طلب بھی۔ اخبار کی شخصیت کچھ بھاری بھرکم ہو تو اس کا حسن مزید نکھر آئے گا۔

۳۔ اخبار الفضل کے متعلق بھی ایک اور بات۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اخبار الفضل دنیا کا (ہاں ساری دنیا میں) واحد اخبار ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے "۱۳۴ ملکوں تک اس کی رسائی ہے یا چلو ہو جائے گی۔ یہ امر صرف اخبار کے لئے ہی باعث تکریم نہیں بلکہ اس کے لکھنے والے بھی خوش قسمت ہیں کہ ان کا تعارف دور دراز ملکوں میں ہو رہا ہے۔ میں جب یہ سوچتا ہوں کہ میرا مضمون انگلستان۔ امریکہ۔ کینیڈا میں بھی پڑھا جا رہا ہے۔ فجی اور جاپان میں بھی اور افریقہ کے طول و عرض میں بھی تو ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ کینیڈا میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے تعارف نہ تھا۔ نام بتلایا تو ان کا دھیان الفضل کی طرف گیا اور جب معلوم ہوا کہ وہی لکھاری ہوں جس کے مضمون اخبار میں چھپتے ہیں تو فرمانے لگے: میں نہ صرف تمہارے مضامین پڑھتا ہوں بلکہ ان کی کٹنگ کر کے محفوظ کر لیتا ہوں۔ امام بشیر

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

## بنگلہ دیش / مذہبی عناصر

بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ کے جو اراکین جماعت اسلامی کے خلاف ہیں وہ ایسے قوانین بنانا چاہتے ہیں جن سے کوئی مذہبی جوش دلاکر ملک میں فساد نہ پیدا کر سکے. جماعت اسلامی کو اس بات کا خطرہ ہے کہ ایسے قوانین کی موجودگی میں یا ان کے پاس کئے جانے کے وقت ہی اسلامی جماعت کو ممنوعہ پارٹی قرار نہ دے دیا جائے۔ چنانچہ اسلامی جماعت نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ایسا کوئی اقدام کیا گیا تو ملک میں سیاسی بدامنی پھیل جائے گی اسلامی جماعت کے سیکرٹری جنرل مقیم رحمان نظامی نے اپنے حامیوں سے کہا ہے کہ اگر حکومت نے کوئی ایسا اقدام کیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ ملک کی مذہبی جماعتوں یا مذہبی رجحان رکھنے والے لوگوں سے جنگ کا اعلان کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات سیاسی بے چینی کا باعث ہو گی اور جو لوگ حکومت میں ہیں انہیں حکومت چھوڑنی پڑے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی جماعتوں کو ممنوع قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو ضبط کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ مذہبی حقوق میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ خالدہ ضیاء کی حکومت پر اس سلسلے میں خاصا دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ انتہا پسند مذہبی لوگوں کو ابھرنے نہ دیا جائے۔

## لبنان میں شامی فوجیں

لبنان کے وزیر اعظم رفیق الحریری نے کہا ہے کہ شام کی فوجوں کو ابھی واپس جانے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ لبنان کی اپنی فوج جب تک مضبوط نہیں ہو جاتی اور جب تک اسرائیلی فوجی دستوں کو ملک سے باہر نہیں نکال دیا جاتا۔ اس وقت تک شام کے فوجی دستے لبنان میں قیام پذیر رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں آپ سب کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ شامی فوجی دستوں نے لبنان میں ایک اور مثبت کردار ادا کیا ہے۔ مسٹر حریری فرانس کے ریڈیو کو انٹرویو دے رہے تھے۔ آپ پانچ روز کے لئے فرانس کے دورے پر گئے تھے۔ آپ نے کہا کہ اس بات کی انتہائی ضرورت ہے کہ لبنان کے تحفظ کو مد نظر رکھا جائے۔ اسرائیل کی فوجوں نے لبنان کے جنوبی حصے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور جب تک وہ اس علاقے کو چھوڑ کر واپس نہیں چلی جاتیں اس وقت تک شام کی فوجیں لبنان میں رہیں گی۔ جب وہ چلی جائیں گی تو پھر ہم شام کی فوجوں کی واپسی کے سلسلے میں بات کریں گے۔ حریری نے حال ہی میں شام کے لیڈر حافظ الاسد سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ شامی فوجوں کو ابھی لبنان ہی میں رہنا ہو گا۔ اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ لبنان کے لئے سب سے اہم امر اس کی سلامتی ہے اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ لبنان میں اسرائیلی فوجیں موجود ہیں۔

## روس / باغیوں پر مقدمہ

روس کے صدر یلسن کے خلاف بغاوت کی کوشش ناکام ہونے پر بہت سے لوگوں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اب ان میں سے ۱۶ افراد پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے اور مقدمہ اس بنیاد پر چلایا جائے گا کہ انہوں نے عوام الناس کے جذبات کو حکومت کے خلاف مشتعل کر کے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں نے اور دیگر بہت سے ایسے لوگوں نے جنہیں حراست میں لیا جا چکا ہے تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن یہ بات حکومت کو ثابت کرنی پڑے گی۔ کہ ان لوگوں نے اکیلے نہیں بلکہ عوام الناس کو ساتھ ملا کر حکومت کی مخالفت کی تھی۔ اگر ان کا جرم ثابت ہو جائے تو پندرہ سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ حالات عام طور پر یہ بتاتے تھے کہ ان لوگوں کو اس طرح پراپیگنڈہ کرنے کا موقعہ تو نہیں ملا جس طرح لوگوں کو ساتھ ملانے کے لئے کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے خود ہی پارلیمنٹ پر قبضہ کر کے یہ چاہا تھا کہ یلسن کے پارلیمنٹ پر اقتدار کو ختم کر دیا جائے اور اس طرح وہ اقتدار سے محروم ہو جائیں گے۔ اور نئی حکومت بن جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے میں سے ایک کو صدر مقرر بھی کر دیا تھا امکان یہ تھا کہ جب یلسن پارلیمنٹ سے رابطہ نہیں کر سکیں گے اور وہاں ان کی کوئی بات نہ سنی جائے گی نہ مانی جائے گی تو انہیں ملک پر اقتدار قائم رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے اندر جو مزاحمتی لوگ تھے انہیں فوج کے ذریعے باہر نکلوا دیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو حراست میں لے لیا۔ اب ان حراست میں لئے گئے لوگوں میں سے ۱۶ افراد پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے ان پر یہ الزام نہیں ہے کہ وہ اکیلے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ ملک کے عوام الناس کو جائز حکومت کے خلاف ابھارتے تھے اور ان عوام الناس کو ساتھ لے کر حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ ان کے خلاف فوری طور پر مقدمہ شروع کیا جا رہا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ آخری فیصلے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

## اقوام متحدہ / کامیابیاں

## ناکامیاں

اقوام متحدہ کے ۴۸ ویں یوم تاسیس پر وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس تنظیم کے اغراض و مقاصد اور اس کے اصولوں کی پوری پوری حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس تنظیم نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں لیکن بوسنیا اور کشمیر اس کی ناکامیوں کی فہرست میں شامل ہے۔ ۲۴/ اکتوبر کو اقوام متحدہ کے یوم تاسیس پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے جو پیغام دیا اس میں کہا کہ حکومت اور پاکستان کے عوام عالمی برادری کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے اس تقریب کو منا رہے ہیں۔ یہ بڑی بابرکت تقریب ہے اور میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہتی ہوں کہ پاکستان کو اس کے اغراض و مقاصد اور اس کے جملہ اصولوں سے پورا پورا اتفاق ہے۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعظم ہندوستان نرسیمار اؤ کو اپنے خط میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اس بات پر ہمہ وقت تیار ہے کہ دونوں ممالک کشمیر کے متعلق گفت و شنید کر کے اس مسئلے کو ختم کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات پر افسوس ہے اور مایوسی ہوئی ہے کہ ہندوستانی وزیر اعظم قبرص کی دولت مشترکہ میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکے۔ وہ ان سے جملہ امور سے متعلق خلوص دل کے ساتھ گفت و شنید کرنا چاہتی تھیں سب سے زیادہ کشمیر کے موضوع پر گفت و شنید کرنے کو دل چاہتا تھا۔ مجھے اس بات کی امید تھی کہ یہ گفت و شنید دونوں ملکوں کے لئے متعدد رنگوں میں مفید ہو گی انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو قائم ہوئے ۴۸ سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں اس نے خاصی اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ دنیا میں ایسے ایسے وقت بھی آئے جب سرد جنگ کی وجہ سے مایوسیاں پھیل رہی تھیں اس وقت بھی اقوام متحدہ نے لوگوں کو حوصلہ دیا اور عالمی جنگوں سے انہیں محفوظ رکھا۔ جب عالمی دور تھا اس وقت بھی نہایت استحکام کے ساتھ اس تنظیم نے لوگوں کو آگے بڑھنے کی ہمت دی محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس بات کو دہرایا کو بوسنیا اور کشمیر کے معاملے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل نہیں ہو سکے۔ اگر اقوام متحدہ کے پاس یہ عزم اور ارادہ ہو تا کہ وہ ان معاملات اور مسائل کو حل کر سکتی تو یقیناً دنیا اس تنظیم سے اور بھی زیادہ فائدہ اٹھاتی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کئی دیگر معاملات کا بھی اپنے پیغام میں ذکر کیا۔

## لیبیا میں بغاوت

اگرچہ ذرائع کا نام تو نہیں لیا گیا لیکن امریکہ کے ٹیلیوژن نے بتایا ہے کہ لیبیا کا ایک باغی لیڈر جو چاڈ میں مقیم ہے اس نے لیبیا کے لیڈر معمر قذافی کا تختہ الٹنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن جب وہ اپنی فوجوں کے ساتھ طرابلس کی طرف بڑھ رہا تھا تو لیبیا کے لیڈر کی وفادار ہوائی فوجوں نے انہیں پسپا کر دیا اس واقعہ کی مزید تفصیلات کا تو کسی کو علم نہیں ہو سکا لیکن کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر ۲۵۰ فوجی مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ لیبیا کے لیڈر معمر قذافی کی وفادار فوجوں نے اس باغی کمانڈر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے اس کی منزل مقصود تک نہیں پہنچنے دیا۔ امریکہ میں یہ خبر ایسے وقت میں دی گئی ہے جب کہ چاڈ نے اپنے متعلق بھی یہ اعلان کیا کہ ایک باغی لیڈر نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا۔ اس باغی لیڈر کا نام عباس کوئی ہے کہا جاتا ہے کہ اس وقت افریقہ کے بعض حصوں میں بے چینی پائی جاتی ہے اور یہ اسی بے چینی کا نتیجہ ہے کہ لیبیا کے متعلق چاڈ کے متعلق اور برونڈی کے متعلق بھی خبریں آ رہی ہیں برونڈی کے صدر کو تو قتل کر دیا گیا ہے اور فوجیوں نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا کہ فوجیوں نے اقتدار سویلین کو دیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ سویلین کی حکمرانی سے خوش نہیں تھے اس لئے انہوں نے دوبارہ اقتدار پر قبضہ کر لیا ہے اس موقعہ پر بھی فوجیوں کی ایک خاصی تعداد ماری گئی۔ اب وہاں کی فوج دوبارہ اپنا اقتدار مستحکم کر رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پھر انتخابات کروانے کا ڈول ڈالا جائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



### بقیہ : ص ۳

دور رونما ہوا ہے اسی طرح اس ابتلاء کے ساتھ وابستہ ترقیوں اور کامیابیوں کی راہیں بھی عنقریب کھلنے والی ہیں۔

(الفضل لاہور ۲۶۔ فروری ۱۹۴۸ء)

### بقیہ : ص ۴

## قرارداد تعزیت

مجلس افتاء کا یہ اجلاس اپنے فاضل ممبر محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔

آپ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد آپ نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش فرمایا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ کا وقف منظور ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں آپ نے مربیان کلاس پاس کی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ حدیث میں تخصص کے لئے نامزد ہوئے۔ حصول تعلیم کے بعد آپ ایک لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں استاد کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ اسی عرصہ میں آپ کو عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھی بھجوایا گیا۔

آپ کئی ایک عمدہ کتب کے مصنف تھے۔ دو کتب پر فضل عمر فاونڈیشن کی طرف سے آپ کو انعام بھی ملے۔

جلسہ سالانہ میں آپ کو لمبا عرصہ تقریر کا موقع ملتا رہا۔ رسالہ خالد اور انصار اللہ کے ایڈیٹر رہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور پھر مجلس انصار اللہ مرکزیہ صف دوم کے نائب صدر کے طور پر آپ کو خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ آپ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۷ء تک اور پھر ۱۹۹۱ء تا وفات مجلس افتاء کے ممبر رہے۔ آپ ایک جید عالم اور اعلیٰ درجہ کے خادم دین تھے۔ ہم آپ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے بلند درجات کے لئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ممبران مجلس افتاء

### بقیہ : ص ۴

دیش کے پجاریوں نے مغربی بنگال پہنچادی تھی۔ اور جو مغربی بنگال سے افغانستان اور خلیج فارس کی مملکتوں کے راستے دوبارہ پاکستان سمگل ہونے لگی تھی۔ یہ مقصد کرنسی نوٹوں کی تنسیخ کے اعلان کے ساتھ ہی حاصل ہو گیا تھا۔ اس اعلان کا ملکی معیشت پر بھی خوشگوار اثر پڑا۔ اس اقدام سے افراط زر کو روکنے میں مدد ملی۔ اور ہم ایک بار پھر کرنسی کی قیمت کم کرنے کے جان گسل مرحلہ سے بچ گئے۔

### بقیہ : ص ۵

احمد رفیق صاحب کو ریویو آف ریلیجنز کے لئے ایک مضمون بھیجا تو انہوں نے چند تعریفی جملے بھی لکھے اور فرمایا کہ الفضل میں چھپنے والے مضامین کی معرفت وہ مجھے پہلے سے جانتے ہیں۔ اسی طرح کئی جگہ تعارف ہوا مگر اس وقت میرا مدعا اپنی بات کرنا نہیں بلکہ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح پاکستان والوں کا الفضل کی معرفت تعارف ہو رہا ہے اسی طرح دوسرے ممالک کے اہل قلم یا بزرگ حضرات کو بھی الفضل کی معرفت جاننے کے زیادہ مواقع ملنے چاہئیں۔ اگر ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جائے جس میں ۱۳۴ ممالک کا باری باری تعارف کروایا جائے اور پھر وہاں کی شخصیات سے بھی متعارف کروایا جائے تو یہ اپنے دور دراز بیٹھے ہوئے بھائیوں کو جاننے اور ان کے قریب آنے کا ایک احسن طریق ہوگا۔ اور یہ فریضہ الفضل جیسا بین الاقوامی اخبار ہی ادا کر سکتا ہے۔ ضرورت ہے بڑی سرعت سے وسعت پذیر برادری کے افراد کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے۔ یہ کار ثواب آپ کو ہی زیب دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ براہ کرم مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

### بقیہ : ص ۱

ہو۔ بدی کا دشمن راستبازوں کا محب ہو خدا تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ نہ ہو۔ یہ منشائے (دین حق) ہے پس یاد رکھو کہ عقائد کے لحاظ سے دنیا میں بے نظیر چیز (دین حق) ہے۔ میں راستی سے کہتا ہوں کہ ایمان کے لحاظ سے۔ اعمال کے لحاظ سے دنیا میں کوئی مذہب (دین حق) سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر میں یہ بھی ساتھ ہی کہوں گا کہ (دین حق) ہو دعوائے (دین حق) نہ ہو (۔۔) ساری توجہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگا دیوے اور ایسے طریق پر کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ یا کم از کم اتنا ہی ہو کہ اس بات کو کامل طور پر سمجھے کہ خدا مجھ کو دیکھ رہا ہے خدا تعالیٰ کے انعام کو یاد کرکے اور یہ دیکھ کر کہ کیسی کتاب۔ کیسا مذہب اس نے عطا کیا ہے۔

(از خطبہ عید یکم شوال ۱۳۱۶ ہجری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

ربوہ : ۳۰۔اکتوبر۔ سردی کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۸ درجے سنٹی گریڈ

○ درگاہ حضرت بل کا بھارتی فوج کا محاصرہ بدستور جاری ہے۔ "حضرت بل چلو" مہم ناکام بنانے کے لئے بھارتی فوج نے کشمیریوں پر بے پناہ تشدد کیا۔ لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی۔ بھارتی فوج نے حضرت بل کے قریب ایک مسجد کو شہید کر دیا۔ آتش زنی سے ایک سکول اور چار مکان بھی جل کر خاکستر ہو گئے۔ فوج نے دھمکی دی ہے کہ مظاہرہ کا سلسلہ ختم نہ ہوا تو پورے علاقے کو جلا دیا جائے گا بھارتی وزیر داخلہ نے مقبوضہ کشمیر کے گورنر کرشنا راؤ کے احکامات کے تحت حضرت بل کا محاصرہ کرنے کی تائید نہیں کی۔ کشمیر میں تمام مساجد میں بھارتی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ بانڈی پورہ میں خوں ریز جھڑپ میں ۱۵۔ بھارتی فوجی اور حرکت المجاہدین کے ۱۱۔ جانباز شہید ہو گئے۔

○ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ختم کرنے کے بارے میں حریت پسندوں سے بھارتی فوج کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ نے درگاہ حضرت بل کے معاملے کو طاقت کی بجائے بات چیت سے حل کرنے پر زور دیا ہے۔ اور بھارتی فوج کا محاسبہ کرنے کو کہا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ بھاری قیمت وصول کر رہا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے ۲۳۔ مارچ تک عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کا حکم دے دیا ہے۔ مجسٹریٹوں کو جوڈیشل مجسٹریٹ بنا کر ہائی کورٹ کی تحویل میں دے دیا جائے۔

○ صدر کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ہے۔ وفاقی دارالحکومت میں چیف الیکشن کمشنر کاغذات نامزدگی وصول کریں گے جبکہ چاروں صوبوں کے دارالحکومتوں میں ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کاغذات نامزدگی وصول کریں گے۔ چاروں صوبوں میں ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کو ریٹرننگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

○ صدارتی انتخاب کے لئے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ایلچی کا مسلم لیگ سے رابطہ قائم ہے۔ متفقہ امیدوار پر اتفاق رائے کی کوششیں جاری ہیں۔ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی صورت میں اپوزیشن کا امیدوار قبول کئے جانے کا امکان ہے۔

## صدر کے انتخاب میں ووٹنگ کا طریق کار

صدارتی انتخابات میں قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان کا ایک ایک ووٹ ہو گا جبکہ باقی چاروں اسمبلیوں کے کل ووٹ اتنے شمار کئے جائیں گے جتنے کہ سب سے کم اسمبلی بلوچستان اسمبلی کے ہیں یہ ووٹ ۴۳ ہیں صوبائی اسمبلیوں کے ووٹوں کا تناسب اس طرح نکالا جائے گا کہ صوبائی اسمبلیوں سے حاصل کردہ ووٹوں کو ۴۳ سے ضرب دے کر متعلقہ اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد پر تقسیم کر دیا جائے گا قومی اسمبلی کے ۲۱۷ اور سینٹ کے ۸۷ ووٹ ملا کر پارلیمنٹ کے کل ووٹ ۳۰۴ ہوں گے (اس وقت پانچ ارکان سینٹ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو کر اپنی نشستیں چھوڑ چکے ہیں) جبکہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے کل ووٹ ۱۷۲ ہوں گے چنانچہ صدر کا انتخابی کالج ۴۷۶ ووٹوں پر مشتمل ہو گا۔

(جنگ لاہور)

○ اپوزیشن کی طرف سے وسیم سجاد صدارتی امیدوار کے طور پر پیش ہو سکتے ہیں اگر دونوں طرف مقابلہ ہوا تو پیپلز پارٹی کی طرف سے بلخ شیر مزاری کے امیدوار ہونے کی امید ہے۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے اپنے قریبی رفقاء کو یہ بات واضح کر دی ہے کہ ان کے خیال میں نیا صدر پنجاب سے ہونا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ سابق صدر غلام اسحاق خان کا صدارتی امیدوار ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے منظور وٹو اور حامد ناصر چٹھہ سابق صدر غلام اسحاق خان کی تائید کر رہے ہیں۔

○ صدارتی انتخاب کی مہم میں بعض خبروں کے مطابق غلام اسحاق خان نے وسیم سجاد کے لئے میدان چھوڑ دیا ہے۔ دونوں بڑی سیاسی جماعتیں قریباً قریباً وسیم سجاد پر متفق ہو گئی ہیں۔ آٹھویں ترمیم کے بارے میں معاملات طے پا گئے ہیں۔ حتمی فیصلہ طے پا جانے کے بعد نواز لیگ صدر کے لئے نام پیش کرے گی اور پیپلز پارٹی اس کی توثیق کرے گی۔

○ بعض اطلاعات کے مطابق حکمران پارٹی امیدواروں کا ایک پینل بنا کر فوج سے رابطہ کرے گی۔ ان اطلاعات کا کہنا ہے کہ وسیم سجاد کے نام پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ لہٰذا اب صدر اتفاق رائے سے نہیں بلکہ مقابلے سے سامنے آئے گا۔ وفاقی دارالحکومت میں سیاسی رہنماؤں کے درمیان تیزی سے صلاح مشورے جاری ہیں۔

○ صدارتی انتخابات کے بارے میں فوج نے کوئی نام پیش نہیں کیا۔

○ سندھ کے فوجی آپریشن میں تیزی آ گئی ہے۔ جنگلات کو آگ لگا دی گئی ہے۔ ۶۔ ڈاکو مقابلے میں مارے گئے ہیں۔

جن احباب کے ٹیلی فون نمبر تبدیل ہوئے ہیں وہ الفضل میں نیا نمبر شائع کروانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر اندر الفضل کو اطلاع دیں۔


تبدیلی ٹیلیفون نمبر

ہمارے درج ذیل ٹیلیفون نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

| | پرانا نمبر | نیا نمبر |
|---|---|---|
| گھر | [illegible] | ۲۱۱۳۹۹ |
| دفتر | | ۲۱۲۳۹۹ |

عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS-250/-

عورتوں کیلئے کورس

STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-

ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۰۶-۷۷۱

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

7 . 6 . 5

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پر امید واحد علاجگاہ

ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

ھوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558

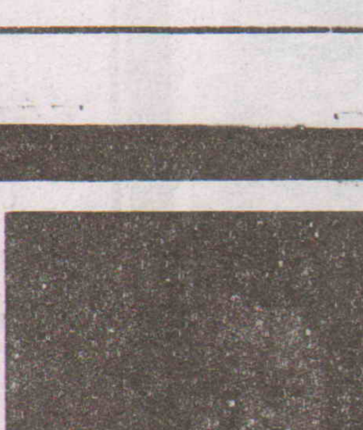

218527 ☎

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

12 تا 15

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔